السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

رسول کریم ﷺ کو خبر ملی کہ عمرو بن عوف کی اولاد کےدرمیان کچھ جھگڑا ہے۔ چنانچہ رسول ﷺ چند لوگوںکے ساتھ ان کے درمیان مصالحت کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے۔

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو خبر ملی کہ عمرو بن عوف کی اولاد کےدرمیان کچھ جھگڑا ہے۔ چنانچہ رسول ﷺ چند لوگوںکے ساتھ ان کے درمیان مصالحت کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے، رسول کریم ﷺ وہاں کچھ رکنا پڑا اور نماز کا وقت ہوگیا، تو بلال رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ وہاں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہوگیا ہے، تو کیا آپ لوگوں کی امامت کرائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی، اتنے میں رسول کریم ﷺ صفوں کے درمیان چلتے ہوئےتشریف لے آئے یہاں تک کہ (اگلی)صف میں کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ بحالت نماز کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب لوگوں کی تالیاں زیادہ ہوگئیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہیں۔ رسول ﷺ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا (کہ نماز پڑھاتے رہیں)، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور الٹے پاؤں پیچھے چلے آئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگو! تمھیں کیا ہے کہ جب تمہیں نماز میں کوئی نئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانا شروع کردیتے ہو؟ تالیاں بجانا تو خواتین کے لیے (مشروع) ہے، جب نماز میں کسی کو کوئی نئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لیے کہ جو بھی اسے سبحان اللہ کہتے ہوئے سنے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ (پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:) ’’اے ابو بکر! تمھیں جب میں نے اشارہ کر دیا تھا (کہ نماز پڑھاتے رہو) تو پھر تمھیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا؟‘‘ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔

[صحیح] [متفق علیہ]

رسول کریم ﷺ کو خبر ملی کہ عمرو بن عوف کی اولاد کےدرمیان کچھ اختلاف ہے۔ اور بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ گئی ہے۔ آپ ﷺ بعض صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے، تو وہاں تاخیر ہوگئي اور نماز کا وقت ہوگیا، وہ عصر کی نماز تھی جیسا کہ بخاری نے اپنی روایت میں اس کی صراحت کی ہے۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”جب نماز عصر کا وقت ہوا، تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (نماز پڑھانے کے لیے) کہا تو وہ آگے بڑھے“۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ وہاں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہوگیا ہے، تو کیا آپ لوگوں کی امامت کرائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ صفوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے آئے۔ بخاري کی ایک روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ”صفوں کو چیرتے ہوئے تشریف لائے“، یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوگئے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو چیرتے ہوئے آئے یہاں تک کہ اگلی صف میں کھڑے ہوگئے، جب لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی موجودگی کا علم ہوا تو وہ تالیاں بجانے لگے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی

تالیاں سن رہے تھے لیکن اس کی وجہ کیا تھی؟ اس سے بے خبر تھے۔ اور وہ ادھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے تھے، کیونکہ انہیں علم تھا کہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا ممنوع ہے اور یہ شیطان کا بندے کی نماز میں سے اچک لینا ہے جیسا کہ ترمذي وغیرہ میں اس کا ذکر ہے، لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تالیاں بجائیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کی جانب اشارہ کیا کہ لوگوں کی امامت کراتے رہیں،جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر برقرار رہیں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ جو حسن معاملہ فرمایا تھا، اس پراللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، پھر وہ الٹے پاؤں چند قدم پیچھے آگئے یہاں تک کہ مقتدیوں کی صف میں شامل ہوگئے، اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب اپنا رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمھیں کیا ہے کہ جب تمہیں نماز میں کوئی نئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانا شروع کردیتے ہو؟ تالیاں بجانا تو خواتین کے لیے (مشروع) ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے لیے وضاحت فرمائی کہ اگر نماز میں انھیں کوئی چیز پیش آجائے تو ان کے لیے کیا کرنا مسنون ہے، چنانچہ فرمایا: ”جب نماز میں کسی کو کوئی نئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لیے کہ جو بھی اسے سبحان اللہ کہتے ہوئے سنے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوگا“۔ پھر فرمایا: ”اے ابو بکر! تمھیں جب میں نے اشارہ کر دیا تھا (کہ نماز پڑھاتے رہو) تو پھر تمھیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا؟“ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول ﷺ سے محبت اور آپ کی تعظیم وتوقیر اظہار تھا۔